بہترین فلم

कव्वाली की रात

کار

م۔ ممتاز

جیت۔ وغیرہ

قیمت چھ نئے پیسے

ن انٹیک کو پبلیشرز دریبہ کلاں دہلی

گانا نمبر ۱

گانے قربانی کی رات فلم کے لئے

نظر سے کرنے چلے ہیں مقابلہ دل کا
ہمیں بھی آج دیکھنا ہے حوصلہ دل کا
کسی نے ناتے توڑے کسی نے جوڑے دل کی بات ہے
قربانی کی رات ہے قربانی کی رات ہے

میرا روپ اک کلی ہے مہر و مہ بھی ملی ہے
مجھے رنگ و بو ملے ہیں مجھے آرزو ملی ہے
میری آرزو ہے لیکن جہاں جل رہے آہ کی ہے
نہیں نام ہر کسی ہے وہی رات ہو گئی ہے
تجھے اور کیا بتاؤں میں کمال عاشقی کا
جہاں دل جلا ہے میرا وہیں روشنی ہوئی ہے
مگر تپش نظر ہے شبنم کہاں

جو مجھ میں ادا وہ تجھ میں کہاں
نہ تجھ کو احساس ہوتا ہے نہ تجھ احساس کرتے ہیں
محبت میں جو روتے ہیں فقط بکواس کرتے ہیں
زباں سے اف نہ نکلے گی مٹا کر دیکھ لو ہم کو
یقین تم کو نہ ہو تو آزما کر دیکھ لو ہم کو
ہمارے ضبط پہ یہ نکتہ چینی اور زباں تیری
زباں پہ ہم نہیں لائے اب تلک داستاں تیری
تمہاری دلربا نظروں نے ہمیں عاشق بنا ڈالا
ذرا سی چیز تھی جس کو تم نے دل بنا ڈالا
ذرا سی چیز نے اک دل کو اترانا سکھایا ہے
ذرا سے دل نے تجھ کو دیکھ کے قابل بنا ڈالا
میرے دلدار سے پہلے کہاں یہ آہ و نالے تھے
دعائیں دو کہ تم کو رونق محفل بنا ڈالا

بہت خوب ہے تو ہم سا کہاں
تجھ میں ادا ہے وہ تجھ میں کہاں
تیری دشمنی سے بڑھ کر تیری دوستی نے مارا
تیری دوستی جہاں تجھے ہیں پھر بھی ہے گوارا
تیری بے وفائیوں کو میرے شوق نے نکھارا
میری سنجیدگی نے لیکن تیرے شوق کو ابھارا
تجھے آئینہ بنا کر کیسا اپنا ہی نظارہ
تجھے اس خودی نے کھویا تجھے بے خودی نے مارا
تیرے ناز کو زمانہ میری بے خودی سے جانا
تیری بے خودی نے پھر بھی تیرے راز کو نہ جانا
تیری ہار سے بنا ہے میری جیت کا فسانہ
زمانے میں ہے کوئی تجھ سا کہاں جو
تجھ میں ادا ہے وہ تجھ میں کہاں
کتنے دل لئے تو بھی کہہ دے جو دل کی بات ہے
جوانی کی بات ہے —
گانا نمبر ۲۔ وہ چاند سا چہرا لئے چھت پر تیرا آنا
جلووں سے تیرے چاند کا وہ منہ کو چھپانا
ملتے ہی نظر وہ تیری پلکوں کا جھپکنا
گستاخ نگاہوں پہ میری تیرا جھجکنا
گھبرا کے ادب سے وہ میرا سر کو جھکانا۔ وہ۔
وہ پہلے پہل اک دل معصوم کی دھڑکن
پانی پہ لہریں تھا جیا لانا ہیں اُلجھن
چُننا میرے آگے سے کبھی سامنے آنا — وہ —
بکھرے ہوئے بالوں کو لئے چھت سے اُترنا
آئینے کے آگے وہ تیرا آ کے سنورنا
اور میری غزل پڑھ کے تجھے نیند نہ آنا
بے چین تصور میں گزرنے لگی راتیں
ہونے لگی چھپ چھپ کے ملاقاتوں پہ باتیں
کچھ یاد تو ہوگا وہ تجھے میرا فسانہ — وہ —

گانا نمبر ۳:-

اے خدا نظر چلمن سے اگر اُن کا نظارا ہو جائے
پیغام محبت مل جائے جینے کا سہارا ہو جائے
یہ بات سمجھ میں آ نہ سکی یہ راز سمجھ میں آ نہ سکا
آغازِ محبت آپ کریں اور نام ہمارا ہو جائے
اپنوں کے ستم دنیا کے الم
ہر بات کا رونا رونے کے غم
اک بار جو اپنا کہہ دو ہمیں ہر چیز گوارا ہو جائے
رونے کو زمانہ روتا ہے رونے کا طریقہ ملتا ہے
جو اشک گرے ان آنکھوں سے دامن پہ ستارا ہو جائے
لگ جائے ہماری آہ نہیں ہو جائے ہماری چاہ تمہیں
جو حال ہمارے دل کا ہے وہ حال تمہارا ہو جائے
سب حال دل اپنا کہتے ہیں یہ سوچ کے ہم چپ رہتے ہیں
ظاہر نہ زمانے والوں پہ یہ عشق ہمارا ہو جائے

گانا نمبر ۴:-

مجھے تم سے محبت ہے محبت ہے محبت ہے
خدا بھی گواہ ہے محبت ہے محبت ہے
یقین کر لو کہ اس دل میں تمہی تم ہو تمہی تم ہو
خدا سمجھے محبت کو جو اس دل ہو نہ تم سمجھو
محبت نام ہے جس کا بڑی نازک حقیقت ہے — مجھے
ہمیں دل نے بہت روکا مگر جس دم تمہیں دیکھا
لگا ہونے قدم چومے تمہارے لب سجدا
قدم رکھا ہے الفت میں اب آگے اپنی قسمت ہے — مجھے

گانا نمبر ۵:- دل گیا دل کا اعتبار گیا
زندگی بھر کا راز دار گیا
تمکیں عادت نہیں بھلانے کی کوئی صورت نہیں ملنے کی
ہونا کر کے تم نے بے قرار کیا
— دل گیا —
تھا مزا پھول کے نہ کھلنے میں لطف تھا تجھ سے نہ ملنے میں
ہجر سے لطفِ انتظار گیا
— دل گیا —

اب نہ کشتی اب نہ کنارا ہے اب خدا کا اک سہارا ہے
نا خدا بیچ میں آ نا رہ گیا — دل گیا
عشق کی آبرو ہے تیرے ہی ہاتھ دیکھ محفل میں محفل نہ جائے بات
دل نے اپنا اجین رکھ — دل گیا

گانا نمبر ۱۶

حسن والے حسن کا انجام دیکھ ڈوبتے سورج کو وقت شام دیکھ
صبح کے سورج کا بھی انداز دیکھ بھول جا انجام کو آغاز دیکھ
دل کی دھڑکن درد کا سامان ہے حسن کا اٹھنا ہو اطمینان ہوں
اہل دل سکتے نہیں میدان سے بچ کے نکلا ہوں بھی طوفان سے
حسن کے جلوؤں سے شرمائے تو ابھی انجان ہے
عشق سے ٹکرانے والے تو ابھی تو نادان ہے
دیکھے جو تجھ کو زاہد تجھے کو بھول جائے
کاشی کو جانے والے کاشی سے بار آئے
کاشی بھی تیری مجھ میں کعبہ بھی تیرا مجھ میں
جو مجھ پہ نظر ڈالے کاشی بھی نظر آئے جو مجھ پہ نظر ڈالے
کعبہ بھی نظر آئے کاشی بھی نظر آئے

گانا نمبر ۱۷

پیار کی حسرتیں خاک میں مل گئیں
دو قدم چل کے دو ہمسفر جل گئے
زندگی آگ بنتی ہے جس موڑ پر
دونوں راہی اسی موڑ پر جل گئے
کچھ نہ باقی رہا زندگی میں مری
ایک دھواں رہ گیا دل جگر جل گئے
آہ روکی تو سینے سے شعلے اٹھے
بن گئے اشک آنکھوں میں چنگاریاں
وہ محبت بھرے دل سلگنے لگے
یعنی وہ آرزو دل کے گھر جل گئے
اشک غم چشم نم سے یہ کہہ کر ڈھلے
پیار کی آگ میں یوں نہ کوئی جلے

آتش عشق میں کوئی شعلہ نہیں
پھر بھی اس آگ میں گھر کے گھر جل گئے

گانا نمبر ۸

دیکھ کر میری طرف خاموش ہو جانا ذرا
میں نہ ہوں اب کہیں آنسو نہ بھر لینا ذرا
جب میں دیکھوں گا سفینہ ڈوبنے کو ہے میرا
میں تمہیں آواز دوں گا تم چلے آنا ذرا
ڈوبنے والے کی مشکل اور بھی بڑھ جائے گی
ایسے عالم میں کہیں تم بھی نہ گھبرانا ذرا
پھر میری کشتی نظر آنے لگی ساحل کے پاس
کوئی طوفاں کیوں ہو پھر جب کر بلا لانا
کام بھی آواز میں جب میں خدا حافظ کہوں
آ بھی جائیں آنکھ میں آنسو تو پی جانا ذرا
ضبط کے عادی ہیں ہم اشک پی جائیں گے ہم
بے مناسب سامنے سے تم بھی ہٹ جانا ذرا

گانا نمبر ۹

آئینہ ناداں تو ہے کیا حرف نظر کا ہے دھوکہ
بہجلانے مجھکو اتنا ہی جس کو جتنا ظرف ملا
سُندرتا پہ ناز نہ کر روپ ہے تیرا دو دن کا
بات یہی تو بات بھی سن بات ہے تو بھی مطلب کا
موسم ہوں ساون کا غنچہ ہوں میں گلشن کا
غنچہ اور کانٹے کا ساتھ ہے چولی دامن کا
ایک تو مجھکو درد ملا آٹھ پہر تو بے درد ملا
تو ہی بتا دے میرے سوا کون مجھے بے درد ملا
میری منت لگا ٹھوکر نے کام دیا ہے ساگر کا
مست ہوا ہے جام کہ میں نام لیا جب ساقی کا
دیکھ لیا جب ساقی کو ہوش گنوایا باقی کا
جھوٹ نہ دل کے تار ملے مجھ سے جلوا الفت کا
دیکھ سکے تو دیکھ ذرا مجھ میں جلوا قدرت کا

سن کے نغمۂ غم میرا تو دل بھی گونج کر کھلا
ساز تیرا دے آواز میری کروٹوں سے ملے تو راگ چھیڑا
زلفوں کو تو بادل جانا آنکھ کو سمجھا میخانہ
غفلت سے تو بھیگا نہ دیوانے دیوانہ
تیرے لئے دیوانہ بنا اور تو ہی کہتی ہے دیوانہ
میری اس رسوائی میں تیرا بھی ہے افسانہ
بات ہے کی کتنا میں شوق سے کہہ دے دیوانہ
یوں نہ اترائی چل آنچل دیوانے سے بچکے چل

گانا نمبر ۱۰

جانے جانے اک نظر بھر دیکھ لو دیکھ لو
صبح کا وقت ہوا آئی گلشن سے صبا
چھڑ گیا ساز چمن گونجی آواز چمن
نالہ بلبل نے کیا کھل گیا راز چمن
پھول مسکانے لگے عشق فرمانے لگے
آہیں بلبل سے مگر پھیلی گلشن میں خبر
عشق بدنام ہوا جل گیا سب کو پتہ
باغباں آ ہی گیا پیار کی دشمن بنا
پھول شاخوں سے چنے نالے بلبل نے سنے
ہار پھر گوندھ لئے سنتے دل توڑ دیئے
اشک شبنم کے بہے اور خاموش رہے
ہار پھولوں کے جو گلشن سے وہ لے کر نکلا
اپنے پھولوں سے بچھڑتی ہوئی بلبل نے کہا کیا
شمع نے جلوے لٹائے جو شبستانوں میں
شوق جل جانے کا پیدا ہوا پروانوں میں
سر ہتھیلی پہ لئے عشق کے جانباز چلے
آگ سینوں میں چھپائے ہوئے ہمراز چلے
شمع نے دیکھا جو آتے ہوئے پروانوں کو
بولی سمجھاؤں کہاں عشق کے مہمانوں کو
کون سمجھائے گا ان چاک گریبانوں کو

مر پھرا کہتی ہے کہ بنا یہ دیوانوں کو
اپنے دیوانے کو مرنے کی قسم کھائے ہوئے
عشق کی آگ میں جلنے لگے پئے آئے ہوئے
شمع پرواؤں کی تو محفل سے نکل جانے لگے
بولے پروانے ہمیں عشق میں جل جانے دے
جانے دے سارا کہ یہ ارمان نکل جانے دے
کہہ کے شوق میں دیوانے پہ دیوانہ گرا
اہل دل جلوۂ رخ جاناں پہ فدا ہونے لگا
شمع کی لو سے گلے مل کے جلا ہونے لگے
عشق میں دیکھ کے قربانی دیوانوں کی
شمع نے اتنا کہا لاش پہ پروانوں کی کیا؟ - جانے -
گانا بجرا —

مولا ترے کرم کا جس کو ملا سہارا
منجدھار میں نیا ہے اس کے لئے کنارا
میری بھی لاج رکھئے سرکار مدینہ، مختار...
کشتی میری بچا کر ملاح ڈوبتا ہے
ملاح کو بچا لے سرکار مدینہ
فریاد سن لے تجھ کو دو اسوں کا واسطہ
دریا پہ کٹ گئے جو انہیں پیاسوں کا واسطہ
ملاح کو —
زینب ہیں قید میں تجھے تیرے حسین کی
زہرہ کے لاڈلے کی تیرے نور عین کی
ملاح کو —
میری جان لے لے کل کائنات لے لے
ملاح کو بچا لے آقا مدینے والے
سرکار مدینہ مختار مدینہ

ختم شد